© rasailojaraid.com

آپ نے پوچھا

حافظ محمد عمار خان ناصر

کیا حضرت عمرؓ نے احادیث بیان کرنے سے منع فرمایا تھا؟

سوال منکرین حدیث کا کہنا ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے دورِ خلافت میں احادیث کی روایت سے منع فرمایا تھا۔ اس کی کیا حقیقت ہے؟

عبدالکریم، کوئٹہ

جواب یہ بات درست نہیں ہے اور جو روایات ایسی منقول ہیں ان کا مطلب ہرگز وہ نہیں ہے جو منکرین حدیث بیان کرتے ہیں بلکہ اصل روایات کو ملاحظہ کیا جائے تو مطلقاً منع کرنے کا حکم بھی نہیں تھا بلکہ اس میں روایات کو بکثرت بیان کرنے سے روکا گیا ہے۔ چنانچہ عراق کی طرف روانہ کردہ وفد کو حضرت عمرؓ نے حکم دیا کہ فلا تصدوھم بالاحادیث فتشغلوھم جردوا القرآن واقلوا الروایۃ عن رسول اللہ (تذکرۃ الحفاظ للامام ذہبیؒ ج ۱ صـ۷) ترجمہ: انہیں (اہل عراق کو) احادیث کے ذریعے (قرآن سے) نہ روک دینا کہ تم انہیں (احادیث کے ساتھ ہی) مشغول کر دو۔ قرآن کو اچھا کرکے (پڑھو) اور روا (احادیث) بیان کرنا کم کر دو۔"

اس کی وجہ حافظ ذہبیؒ یہ بیان کرتے ہیں کہ "وقد کان عمر من وجلہ ان یخطئ الصاحب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرھم ان یقلوا الروایۃ عن نبیھم ولئلا یتشاغل الناس بالاحادیث عن حفظ القرآن"

ترجمہ: عمرؓ نے اس خوف سے کہ رسول اللہ کی طرف بہتان منسوب ہو جائے گا، اصحابؓ کو حکم دیا کہ احادیث کی روایت کو کم کر دیں اور تاکہ لوگ قرآن کو چھوڑ کر احادیث کے ساتھ مشغول نہ ہو جائیں۔ علاوہ ازیں اگر حضرت عمرؓ کی مراد روایتِ حدیث سے مطلقاً منع کرنا ہوتی تو لازماً آپ خود بھی احادیث کی روایت نہ کرتے حالانکہ ایک قول کے مطابق حضرت عمرؓ سے ۵۳۷ احادیث مروی ہیں (تاریخ عمرؓ بن الخطاب للامام ابوالفرج جمال الدین ابن الجوزیؒ صـ۱۴۳) پھر حضرت عمرؓ ایک عام راوی نہیں بلکہ پختہ کار محدث تھے، حافظ ذہبیؒ لکھتے ہیں: وھو الذی سن للمحدثین التثبت فی النقل۔ (تذکرہ ج۱ ص۶) ترجمہ: حضرت عمرؓ نے ہی محدثین کو نقل حدیث میں ثابت قدمی کی راہ بتلائی۔" حافظ ذہبیؒ نے چند واقعات نقل کیے ہیں جو منکرین حدیث کے دعوے کے ابطال پر حجت قاطعہ ہیں۔ یہاں پر ان میں سے ایک نقل کیا جاتا ہے۔

ابوموسیٰ الاشعریؓ ایک دفعہ حضرت عمرؓ کے گھر آئے اور باہر کھڑے ہو کر تین دفعہ سلام کیا لیکن جواب نہ ملنے پر واپس ہو گئے۔ حضرت عمرؓ نے آدمی بھیج کر آپ کو بلوایا اور پوچھا کہ آپ واپس کیوں لوٹ گئے تھے؟ ابوموسیٰؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا اگر تین دفعہ سلام کرنے پر بھی جواب نہ ملے تو واپس لوٹ آیا کرو۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ایک اور گواہ لاؤ ورنہ میں سزا دوں گا۔ تو ابوموسیٰؓ نے صحابہ میں سے ایک آدمی کو بطور گواہ کے پیش کر دیا یعنی حضرت عمرؓ نے ایک راوی کے ہوتے ہوئے (جو ثقہ بھی تھے) گواہ طلب کیا اور اس کے بعد انہیں اطمینان ہوا۔ الغرض منکرین حدیث کا مذکورہ دعویٰ بدلائل قاطعہ و براہین ساطعہ باطل ہے۔

امام ابن حجرؒ کون تھے؟

سوال علم حدیث کے حوالے سے ابن حجرؒ کا نام اکثر سننے اور پڑھنے میں آتا ہے۔ یہ بزرگ کون ہیں اور ان کا تعارف کیا ہے؟

محمد احمد، گوجرانوالہ

جواب ابن حجرؒ کا نام احمد بن علی ہے اور آٹھویں ذی

© rasailojaraid.com